© rasailojaraid.com

شذرات

افادات امام عبیداللہ سندھی

(۳)

مگر ان کو تعلیم دینی از حد مشکل ہے اس لیے کہ مرد خواہ کسی قدر پابند صوم و صلوٰۃ ہو اس کا عورتوں کو تعلیم دینا قباحت سے خالی نہیں ہے اور اس سے کئی قسم کے سوئے ہوئے فتنوں کے اٹھنے کا احتمال ہے اس لیے ضروری معلوم ہوا کہ وہ ایک سے زیادہ شادیاں کرے اور پھر ان کو تعلیم دے سکے۔ ان کے اخلاق بھی نہ بگڑنے پائیں۔ اور پھر وہ بھی با اخلاق ہو کر تعلیم دے سکیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ازدواج مطہرات کے یہی راز مضمر تھا۔ سندھ میں دارالحکومت ٹھٹھہ میں ایک بزرگ نے چار بیویاں کیں۔ مگر ازدواجی تعلقات قائم نہیں رکھے۔ اور انھیں مکمل تعلیم دے کر رخصت کر دیا۔ اور پھر اسی طرح چار اور سے نکاح کیا اور انہیں مکمل تعلیم دے کر رخصت دے دی۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ تمام سندھ میں عورتوں میں دینیات کی تعلیم آج تک عام ہے۔ غرض بتلایا کہ معاشرتی زندگی صبر کرنے کا درجہ ہے اگر تم نے صرف قومی پروگرام کو مکمل کرنا ہے تو اس کے لیے صرف ایک عورت کافی ہے اور زیادہ عورتیں صرف اس صورت میں کی جائیں جب کہ بین الاقوامی پروگرام کی تکمیل منظور ہو۔ تم میں جب ایک سے زیادہ بیویاں رکھنے کی طاقت اور ان کے لیے علیحدہ علیحدہ مقام اور دیگر انتظام کر سکو گے اس صورت میں تو جائز ہے۔ بین الاقوامی پروگرام کو چلانے کے لیے تم اپنے گھر میں ایسی شادیاں کرو تاکہ ان سے جو بچے پیدا ہوں انھیں بین الاقوامی پروگرام کی تعمیر کے لیے تیار کیا جائے۔ فواحدۃ تو ایک ہی پر قناعت کرو اگر انصاف قائم نہ کر سکو۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

آو ما ملکت ایمانکم وہ عورتیں جن کے مرد جنگ میں مارے جائیں اور وہ گرفتار ہو جائیں ان عورتوں کو اب جیل میں رکھنا ان کی اخلاقی موت کے برابر ہے ۔ جیسا کہ آج بھی جیلوں میں دیکھا جاتا ہے کہ وہاں عورتوں اور بچوں کی اخلاقی حالت نہایت گر جاتی ہے ۔ ان عورتوں کو اس ذلت کی زندگی سے بچانے کے لیے گھر میں رکھنے کی اجازت دی ۔

ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَلَّا تَعُوْلُوْا ۝ سیدھے راستے سے گمراہ نہ ہوگے تمھیں اوپر جو قانون دیا گیا ہے اس کی پابندی کروگے تو اپنی معاشرتی زندگی نہایت منصفانہ مزاجی سے بسر کروگے ۔ اور کسی پر ظلم نہ کر سکو گے ۔ اب بچوں کے حقوق کا بیان ختم ہوا ۔ اگلی آیت میں عورتوں کے حقوق کا بیان شروع ہوا ۔

وَاٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً ۭ فَاِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَيْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا فَكُلُوْهُ هَنِيْٓـــًٔا مَّرِيْٓـــًٔا ۝

اور دے ڈالو عورتوں کو مہر ان کی خوشی سے پھر اگر وہ اس میں کچھ چھوڑ دیں ۔ تم کو اپنی خوشی سے اس کو کھاؤ

ان کو مہر عطیہ کے طور پر دو ۔ فَاِنْ طِبْنَ لَكُمْ انھیں اپنے مال "مہر" صرف کرنے کا پورا اختیار دیا جائے ۔ اس کے بعد وہ خوشی سے اس میں تم کو بھی شامل کر سکتی ہیں ۔ تاکہ تم بھی اس سے فائدہ اٹھا سکو ۔

وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَآءَ اَمْوَالَكُمُ الَّتِيْ جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ قِيٰمًا وَّارْزُقُوْهُمْ فِيْهَا وَاكْسُوْهُمْ وَقُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۝

اور مت پکڑا دو بے عقلوں کو اپنے وہ مال جن کو بنایا اللہ تعالیٰ نے تمھارے گزران کا سبب اور ان کو اس میں سے کھلاتے اور پہناتے رہو اور کہو ان سے بات معقول ۔ اموالکم مراد قومی مال پہلے شخصی حقوق کے متعلق اب قومی حقوق کے متعلق ذکر ہو رہا ہے کہ اگر اس یتیم کو کافی سمجھ پیدا نہیں ہوئی تو اس کو اس کا مال نہ دو اس لیے کہ یہ قوم کا مال ہے اور قوم کے اپنے پاؤں پر کھڑے ہونے کا ذریعہ ہے اور وہ یتیم ممکن ہے کہ اسے بے سمجھے تلف کر دے ۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

وَابْتَلُوا الْيَتَامَىٰ حَتَّىٰ إِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ فَإِنْ آنَسْتُم مِّنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوا
إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ وَلَا تَأْكُلُوهَا إِسْرَافًا وَبِدَارًا أَن يَكْبَرُوا وَمَن كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ
وَمَن كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ فَإِذَا دَفَعْتُمْ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ فَأَشْهِدُوا عَلَيْهِمْ
وَكَفَىٰ بِاللَّهِ حَسِيبًا ۝ لِّلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ ۝ وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِّمَّا
تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ أَوْ كَثُرَ نَصِيبًا مَّفْرُوضًا ۝

اور سدھاتے رہو یتیموں کو جب تک پہنچے نکاح کی عمر کو، پھر اگر دیکھو ان میں ہوشیاری تو حوالے کر دو ان کے مال ان کو اور نہ کھاؤ یتیموں کا مال ضرورت سے زیادہ اور حاجت سے پہلے کہ تو یہ بڑے نہ ہو جائیں اور جس کو حاجت نہ ہو تو مال یتیم سے بچتا رہے اور جو کوئی محتاج ہو تو کھائے موافق دستور کے پھر جب ان کو حوالے کردو ان کے مال تو گواہ کر لو اس پر اور اللہ کافی ہے حساب لینے کو مردوں کا بھی حصہ ہے اس میں جو چھوڑ مریں ماں باپ اور قرابت والے اور عورتوں کا بھی حصہ ہے اس میں جو چھوڑ مریں ماں باپ اور قرابت والے تھوڑا ہو یا بہت، ہو حصہ مقرر کیا ہوا ہے۔

بَلَغُوا النِّكَاحَ معاشرتی زندگی کے قابل ہو امام ابو حنیفہ نے جانچنے کے لیے عمر کا وقت ۱۵ برس رکھا ہے اور جانچ کے لیے تین سال مقرر کیے ہیں۔ اس صورت میں اس کا مال اٹھارہ سال کی عمر میں دے دینا چاہیئے رشدا اس عرصے میں اگر دیکھو کہ وہ شریفانہ طور پر چل رہا ہے تو اس کا مال اسکو دیدو وَلَا تَأْكُلُوهَا ..... وَمَن كَانَ غَنِيًّا غنی کو لینے کی اجازت نہیں ہے کیونکہ یہ قومی مال ہے خواہ مخواہ برباد نہیں ہونا چاہیئے بِالْمَعْرُوفِ یعنی بڑی بڑی تنخواہیں لینے کی اجازت نہیں۔ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ وَكِيلًا اپنے آپ کو تیار رکھو کیونکہ تم نے اللہ کو حساب دینا ہے یعنی اگر اسی قانون پر عمل کرو گے تو دنیا میں پھولو پھلو گے غرض اسی اجتماعی زندگی میں سارا قانون دے دیا گیا ہے۔

© rasailojaraid.com